تجزیہ: شیریں مزاری
20 Jun,2011

پاکستان تلوار کی دھار پر

''پاکستان کے لئے نوشتۂ دیوار صاف نظر آ رہا ہے۔ہم دو محاذوں پر جنگ لڑ رہے ہیں؛

ایک براہِ راست جنگ......... امریکہ کے ساتھ

اور دوسری غیر روایتی جنگ.........اُن عناصر کے ساتھ جنہیں طاقتور غیر ملکی قوتیں ٹریننگ دے رہی ہیں کہ آخری بیرونی حملے سے پہلے پاکستانی افواج اور ایجنسیوں کو اندر سے اس قدر کمزور کر دیا جائے کہ وہ دفاع کے قابل نہ رہیں۔

لیکن......ہماری سیاسی اور فوجی قیادت ان بڑھتے ہوئے نمایاں اشاروں سے بے خبر نظر آتی ہے۔

نائن الیون کے بعد ہماری فوج اور انٹیلی جنس پر یہ واضح ہو جانا چاہیے تھا کہ اُنہیں اس صورتحال کا سامنا کرنا پڑے گا۔کیونکہ جس دِن سے جنرل مشرف نے امریکہ کے آگے گھٹنے ٹیکے تو اس بات کے شواہد مسلسل ملتے رہے ہیں۔

ریٹائرڈ امریکی فوجی افسر، رالف پیٹر، کا امریکی فوجی میگزین (US Armed Forces Jounal) میں مضمون چھپا جس کا عنوان تھا: ''قومیت کی بنیاد پر پاکستان اور ایران کی تقسیم''۔(اس نے پاکستان کی تقسیم کا نقشہ بھی پیش کیا)

پاکستان اور خصوصاً پاکستانی افواج پر دہشتگردوں کے خلاف کاروائی پر امریکی ڈو مور (مزید کام کرو) کی پالیسی اور امریکی پرائیویٹ سیکیورٹی ایجنٹوں کی پاکستان میں بھرمار خصوصاً زرداری گیلانی حکومت میں بغیر ویزا کلیرنس کے بہت سے امریکیوں کا پاکستان میں آنا اور روپوش ہو جانا قابل غور امور تھے۔

بدقسمتی سے فوجی اور انٹیلی جنس قیادت نے دہشتگردی اور انتہا پسندی کے بارے میں غلط تخمینہ لگایا اور امریکہ کے بچھائے ہوئے جال میں آ پھنسے۔اس کا نتیجہ پاکستان اور پاکستانی قوم کے لئے تباہ کن ثابت ہوا ہے۔

امریکہ نے مؤثر انداز میں، بین الاقوامی قوانین کے تحت، پاکستان عوام پر ڈرون حملوں کے ذریعے جنگ کا اعلان کیا ہوا ہے۔پاکستان کی ملٹری اور انٹیلی جنس چند جدید آلات اور ڈاؤن گریڈ ایف سولہ کی صورت میں فائدے حاصل کر کے اُس قیمت کو نظر انداز کر رہی جو ہم چکا رہے ہیں۔

دیگر معاملات کے علاوہ پاکستان کو بڑھتے ہوئے خودکُش بم دھماکوں، لوگوں کی نقل مکانی اور اُن طالبان کا سامنا ہے جن کی بیرونی مالی امداد اور جدید ترین ہتھیاروں کی سپلائی میں مسلسل اضافہ خطرے کی گھنٹی بجا رہا ہے۔ اقتصادی نقصانات کا تخمینہ اربوں ڈالرز میں ہے۔ ہم اس وقت اس داخلی جنگ سے تباہ حال ایک ایسی قوم ہیں جو نظریاتی طور پر تقسیم ہو چکی ہے اور ایک طاقتور فوج اور نمبرون انٹیلی جنس نیٹ ورک (ISI) کے باوجود اپنی سرحدوں کے اندر بھی تحفظ کے

احساس سے محروم ہے۔

مہران بیس پر حملے نے واضح کر دیا ہے کہ پاکستانی افواج اور انٹیلی جنس کو تباہ کرنے کی پالیسی پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ہم پاکستانیوں کا سوال یہ ہے کہ یہ سب دیکھنے کے باوجود پاکستان کی فوجی اور انٹیلی جنس قیادت اس پروگرام کے ساتھ ساتھ کیوں چل رہی ہے اُس نے اس کے جواب میں کیوں کوئی قابل عمل پالیسی وضع نہیں کی ہے؟

ہم میں سے بعض لوگ اس کی نشاندہی وکی لیکس سے بہت پہلے کرتے رہے ہیں کہ امریکی فوجیوں کی پاکستانی ملٹری کے ساتھ شمولیت خطرناک ہے۔ 2 مئی کا واقعہ بلا شبہ سیکیورٹی کی کمزوری ہے اگرچہ اس کو 'سٹیلتھ ٹیکنالوجی' سے کور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اسی طرح سے یہ بھی پریشان کُن ہے کہ چار سے چھ دہشتگردوں نے پورے مہران بیس کو سولہ گھنٹے تک یرغمال بنائے رکھا۔چار دہشتگرد مارے گئے دو فرار ہوگئے۔جبکہ ہمارے کمانڈوز سمیت گیارہ جوان شہید ہوگئے۔دہشتگردوں کے پاس، بشمول آر پی جی، جدید ترین اسلحہ اور آلات تھے جس پر اُنہیں مکمل مہارت تھی۔

<u>ان دہشتگردوں کو ٹریننگ کون دے رہا ہے؟ اور انہیں رقم کون فراہم کرتا ہے؟ اگر یہ پاکستانی طالبان تھے تو کون ان کی پشت پناہی کر رہا ہے؟</u> حکومت اس اسلحہ کے بارے میں معلومات کیوں نہیں دیتی ہے کہ یہ کہاں کا بنا ہوا ہے اور کس طرف سے آیا ہے۔

اس حملے کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اندھا دھند حملہ نہیں کیا گیا۔حملہ آوروں نے فضائی نگرانی کے جدید ترین طیارے اورین تھری سی کو نشانہ بنایا جو کہ آبدوزوں کی جنگ میں بہت کارآمد تھے۔

سوال یہ ہے کہ اُن کا ٹارگٹ یہ طیارے ہی کیوں تھے؟ ان کی تباہی سے کس کو فائدہ پہنچا؟

غیر ملکی دہشتگرد تو پاکستان اور افغانستان میں ہیں؛

<u>یہ ہندوستان اور امریکہ ہیں جو سمندر کے راستے حملہ آور ہو سکتے ہیں.........</u>اور دونوں 2 مئی کے واقعے کے بعد پاکستان کو دھمکیاں دیتے رہے ہیں۔ امریکہ کے اومان اور بحرین میں بحری اڈے موجود ہیں اور ہندوستان کے پاس تو ایک وسیع بحری فوج ہے۔

<u>سوال یہ اُبھرتا ہے کہ کیا یہ ہمارے دفاع کو چیک کرنے کے لئے ایک تجرباتی حملہ تھا؟</u> جیسا کہ 2 مئی کے حملہ نے ہماری انٹیلی جنس کی تیاریوں کی پول کھول دی۔اس حملے نے بھی وہی کام کیا مگر ایک دوسرے محاذ پر کہ چند بہترین تربیت یافتہ دہشتگردوں نے نیوی کے ساتھ ہماری رینجرز اور ملٹری کی تیاری کی حالت کو بھی عیاں کر دیا۔

<u>ہمارے ایٹمی اثاثے اتنے خطرے میں نہیں ہیں۔</u> اس کی تفصیل میں نے اپنے ایک آرٹیکل میں وضاحت سے

بیان کی ہے۔لیکن ملکی سیکیورٹی اور فوج میں ایک ایسا ماحول پیدا کیا جا رہا ہے کہ سفارتی اور سیاسی سطح پر پاکستان کے ایٹمی اثاثوں کا کنٹرول حاصل کرنے کا کام مکمل کیا جاسکے۔

یہ حکمت عملی امریکہ نائن الیون کے بعد اپنائی جب اُسے فوج تک اور انٹیلی جنس تک رسائی حاصل ہوئی اور اُس نے دیکھا کہ پاکستانی فوج اور سیاستدانوں کو اُکسا کر اپنے مطلب کے مطابق استعمال کرنا آسان ہے۔ پاکستان میں دہشتگردی اور انتہا پسندی کے خطرے کو تسلیم کرتے ہوئے ہمیں یہ بھی ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ پاکستان کی دفاعی تنصیبات کو نشانہ بنانا تربیت یافتہ ان دہشتگردوں کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے جن کے پیچھے مظبوط پشت پناہی کرنے والے موجود ہیں۔

یقیناً ہمیں ان دہشت گردوں سے تو نمٹنا ہی ہے لیکن اس خطرے نے ہماری آنکھیں دوسری جنگ کی طرف سے بند کردی ہیں جو ہمارے ملک وقوم کی بقا کے خلاف، نائن الیون کے بعد سے، ہمارے اُس دشمن کی طرف سے جاری ہے جو ہمارا حقیقی، بے حد شاطر اور بہت طاقتور دشمن ہے۔

بدقسمتی سے ہماری حکومت اور فوجی قیادت اب تک اس کی چالبازیوں کا شکار رہی ہے۔اس دوران کے واقعات نے ہماری فوج، رینجرز اور انٹیلی جنس کے مظبوط ترین اداروں کے مورال کو متاثر کیا ہے۔‘‘

(ڈاکٹر شیری مزاری، مشیر برائے دفاعی پالیسی، سابق ڈائریکٹر ’’انسٹیٹیوٹ برائے فوجی حکمت عملی‘‘ نے یہ تجزیہ PakNationalists.com کے لیے لکھا)

☆☆☆

نوٹ:

12 جون، 2011 کو اس آرٹیکل کی مصنفہ شیریں مزاری کے ساتھ ایک امریکی سفارتی ملازم نے، جو حلیے سے فوجی نظر آتا تھا، اسلام آباد کے ایک ریسٹورنٹ میں بدتمیزی کی، ننگی گالی دی اور یہ دھمکی دی کہ صدر زرداری ہر جگہ تمہیں تحفظ نہیں دے سکتے۔ شیریں مزاری نے اس پر شدید ردعمل کا مظاہرہ کیا اور اپنے بیان میں کہا:

’میں خود کو محفوظ نہیں سمجھتی ہیں کیونکہ اسلام آباد میں امریکی کھلے پھر رہے ہیں جس کو چاہتے ہیں خوفزدہ کرتے ہیں۔میں اُس علاقے میں رہتی ہوں جہاں خفیہ ایجنسی کے آدمیوں کو گھر کرائے پر دیئے گئے ہیں اور ایک بالکل میرے گھر کے پیچھے ہے جس کی دیوار اور میرے گھر کی دیوار مشترکہ ہے، میرے خیال میں لوکل پولیس کو اس کا نوٹس لینا چاہیئے۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی رہائش بھی اسی علاقے میں واقع ہے۔

حوالہ ویب سائٹ:

http://www.ahmedquraishi.com/2011/06/14/%E2%80%98fuck-you-lady%E2%80%99-a-us-embassy-man-yells-at-dr-shireen-mazari-in-islamabad-restaurant/

انجمن سرفروشانِ اسلام، انٹرنیشنل